REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم جمعہ ۱۸ رجادی الثانی ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۰ر صلح ۱۳۳۷ھ ش | ۱۰ر جنوری ۱۹۵۸ء | نمبر ۹

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تفسیر صغیر کے سلسلہ میں مسلسل محنت اور ساتھ کے ساتھ سلسلہ کے دیگر امور سرانجام دینے کا حضور کی صحت پر اثر پڑا ہے۔ اور اب جلسہ سالانہ کے ایام میں بھی حضور کو بہت زیادہ محنت کرنی پڑی ہے۔ اس لئے احباب توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؂

# لنڈن کے علمی حلقوں کی طرف سے ڈاکٹر عبدالسلام کو خراج تحسین

## نوبل پرائز جیتنے والے سائنسدانوں کا ہم پلہ اور ہم مرتبہ پاکستانی سائنسدان

لنڈن ۷ر جنوری۔ امپیریل کالج اور سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لنڈن کے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام جنہیں گذشتہ ہفتہ پنجاب یونیورسٹی نے ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگری پیش کی ہے عرصہ سے لنڈن کے علمی حلقوں کی خاص توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں — حال ہی میں لنڈن ٹائمز نے چین کے ڈاکٹر سوانگ داؤلی اور ڈاکٹر چین ننگ ینگ کو نوبل پرائز ملنے پر مشتمل جو اطلاع شائع کی تھی۔ اس میں اس نے ڈاکٹر سلام کو بھی خراج تحسین پیش کیا تھا۔ اس نے لکھا تھا کہ نوبل پرائز جیتنے والے ان دو چینیوں نے نظریاتی لحاظ سے جو تخلیقی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ان کے ساتھ ہی ساتھ یہ کارنامہ اپنے طور پر عین اور دو فاضل شخصیتوں نے سرانجام دیا۔ ان میں امپیریل کالج لنڈن کے پروفیسر سلام اور روس کے پروفیسر لینڈو شامل ہیں حتیٰ کہ ان دو فاضل چینیوں کو اپنے تحقیقاتی مقالہ کے ایک ذیلی حاشیہ میں اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے لکھنا پڑا۔

ہمیں پروفیسر عبدالسلام کی طرف سے Neutrino تھیوری سے متعلق ایک مقالہ کا مسودہ موصول ہوا ہے۔ جس میں بیان کردہ نظریات اُن نظریات کے عین مطابق ہیں جن پر ہم نے اس مقالہ میں روشنی ڈالی ہے۔ انہوں نے دیگر نکات میں سے نکتہ (الف) اور نکتہ (ب) پر جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے خاص طور پر بحث کی ہے۔ اسی طرح سیکشن ۶ میں ہم نے جن نتائج کا ذکر کیا ہے وہ ان کے اخذ کردہ نتائج کے عین مطابق ہیں۔

۱۹۵۵ء میں جنیوا میں جوہری توانائی کے پُرامن استعمال کے متعلق جو بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی تھی ڈاکٹر سلام اس کے سائنسی معتمدین (Scientific — Secretaries) میں سے ایک تھے۔ ۱۹۵۷ء میں آپ کو کیمبرج یونیورسٹی کے شعبہ ریاضیات میں لیکچرول کے لئے مدعو کیا گیا۔

۳۱ سالہ ڈاکٹر سلام کو جو مغربی پاکستان کے ضلع جھنگ سے تعلق رکھتے ہیں یہ امتیاز حاصل ہے کہ آپ لنڈن یونیورسٹی کے سب سے زیادہ نوعمر پروفیسر ہیں۔ مزید برآں آپ برطانوی یونیورسٹی کے دوسرے ایشیائی پروفیسر ہیں۔ آپ سے قبل یہ امتیاز صرف بھارت کے نائب صدر مملکت ڈاکٹر رادھا کرشنن کو حاصل تھا جو آکسفورڈ میں مشرقی فلسفہ کے پروفیسر تھے۔ ڈاکٹر سلام اب تک پرنسٹن ہارورڈ، کیلیفورنیا اور واشنگٹن کی یونیورسٹیوں نیز بروک ہیون نیشنل لیبارٹری اور مشہور و معروف میساچیوسٹس انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی میں لیکچر دے چکے ہیں۔ (اے پی بحوالہ سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور ۸ر جنوری ۱۹۵۸ء)

# میزائیلوں کی تیاری کے لئے ایک ارب ۲۶ کروڑ ڈالر منظور کئے جائیں

## امریکی کانگرس سے صدر آئزن ہاور کی درخواست

واشنگٹن ۹ر جنوری صدر آئزن ہاور نے امریکی کانگرس سے درخواست کی ہے۔ کہ میزائیلوں کی تیاری کی رفتار تیز تر کرنے اور فضائی دفاع میں توسیع کے لئے ایک ارب ۲۶ کروڑ ڈالر کی ہنگامی رقم منظور کی جائے۔

صدر نے یہ درخواست کانگرس کا اجلاس شروع ہونے کے ایک گھنٹے کے اندر کی ہے۔ انہوں نے کانگرس سے اس امر کی اجازت بھی طلب کی ہے کہ گیارہ کروڑ ڈالر کی منظور شدہ رقم میزائیلی تحقیق اور متعلقہ دفاعی منصوبوں کے لئے منتقل کرنے کا اختیار دیا جائے۔

— واشنگٹن ۸ جنوری۔ صدر آئزن ہاور کے مشیر خصوصی برائے سائنسی دفتی امور ڈاکٹر جیمز آر کلیان نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ اپنی فنی سبقت برقرار رکھے گا۔ سائنسی اعتبار سے وہ آج بھی طاقتور ہے ؂

# مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ اجلاس

## محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب خدام سے خطاب فرمائیں گے

مورخہ ۱۰ر جنوری بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس ہوگا جس میں مکرم محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب تقریر فرمائیں گے۔ تمام اراکین مجلس ½۵ بجے شام تک مسجد میں پہنچ جائیں تاکہ اجلاس بروقت شروع کیا جاسکے

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

# مکرم عبدالعزیز رحمٰن بخش صاحب

## ڈچ گی آنا جانے کی غرض سے کراچی روانہ ہو گئے

ربوہ ۹ر جنوری۔ ڈچ گی آنا کے مکرم عبدالعزیز رحمٰن بخش صاحب ربوہ میں چار سال تک دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کل مورخہ ۸ر جنوری کو اپنی اہلیہ صاحبہ کے ہمراہ چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی روانہ ہو گئے۔ جہاں سے آپ اپنے وطن ڈچ گی آنا تشریف لے جائیں گے اہل ربوہ نے ریلوے سٹیشن پر پہنچکر آپ کو نہایت پُرخلوص طریق پر دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا آپ کراچی سے ۱۱ر جنوری کو "ایشیا" نامی جہاز کے ذریعہ اٹلی کی بندرگاہ جنیوا روانہ ہوں گے۔ اور پھر وہاں سے لنڈن ہوتے ہوئے ڈچ گی آنا تشریف لے جائیں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی اہلیہ محترمہ کو بخیر و عافیت منزل مقصود تک پہنچائے اور ہر آن انکا حامی و ناصر ہو آمین

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۵۸ء

# عورت کے حقوق

عورت کے متعلق مغربی تہذیب یہ بیان کی جاتی ہے کہ عورت کو مردوں کی سی آزادی ہونی چاہیئے سرکاری اور غیر سرکاری ملازمتوں میں کوئی امتیاز نہیں ہونا چاہیئے۔ پردہ بالکل نہیں کرنا چاہیئے۔ عورت جہاں چاہے جس وقت چاہے جانے آنے کی کوئی روک ٹوک نہیں ہونی چاہیئے الغرض عورت کو آزادی کے وہ تمام حقوق حاصل ہونے چاہئیں جو مرد کو حاصل ہیں۔

یورپ میں شروع ہی سے عورت پردے سے آزاد رہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس کے قانونی حقوق مرد کے برابر پہلے کبھی نہیں ہوئے یہاں تک کہ شادی سے پہلے باپ کے نام سے پکاری جاتی تھی۔ اور شادی کے بعد اپنے خاوند کے نام سے۔ اس کی کوئی جداگانہ ہستی تسلیم نہیں کی جاتی تھی بلکہ قدیم سے اس کو ذاتی ملکیت کے حقوق بھی حاصل نہیں تھے۔ نئی تہذیب کی روشنی نے اب عورت کو بھی ایسے حقوق دلا دیئے ہیں۔ ملازمت وبندگی کا حق بھی اسے تھوڑی دیر ہوئی ہے بعض مغربی ممالک میں حاصل ہوا ہے۔ لیکن آزادی کی ہوا کچھ اتنی تیز چلی ہے۔ کہ اب مغربی ممالک میں عورتوں کی بے باکیاں ناقابل برداشت ہوتی جا رہی ہیں۔ گھروں کی زندگی تباہ ہو گئی ہے۔ مائیں بھی اپنے بچوں کو نرسوں کے حوالے کر کے کلبوں کی زندگی کو ترجیح دیتی ہیں۔ کھانا پکانا اور دوسرے گھریلو کام تو اکثر عورتیں ترک کر بیٹھی ہیں ہوٹلوں اور کلبوں کا شوق بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر خواجہ عبدالرشید (جہلم) جو مزید طبی تعلیم و تجربہ کے سلسلہ میں لندن میں مقیم ہیں اپنے ایک تازہ مکتوب میں لندن کے طبقہ نسواں کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"یہاں عورت کی زندگی دیکھ کر مجھے بڑا ترس آتا ہے۔ چند ایک جن سے ملاقات ہوئی ان کو کہتا ہوں تو بیچاری رو پڑتی ہیں۔ اول اول تو خود مختاری حاصل کر کے وہ خوب گلچھرے اڑاتی ہیں مگر جلد ہی تنگ آ جاتی ہیں۔ دن بھر محنت کرتی ہیں۔ شام کو خود کھانا پکانا پڑتا ہے۔ کمرے صاف کرنے پڑتے ہیں۔ میرا اندازہ ہے کہ سوائے فاحشہ عورتوں کے کوئی بھی شریف عورت اس زندگی سے خوش نہیں۔ گزشتہ دو جنگوں نے یہاں کے حالات دگرگوں کر دیئے ہیں..... جنگوں نے ان کے اخلاق کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے ہم لوگ وہاں سے اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔"

(صدق جدید لکھنؤ ۲ جنوری ۱۹۵۸ء)

یہ نہایت عبرتناک حالت ہے۔ اور یہ نہیں کہ وہاں کے لوگ اس کو محسوس نہیں کرتے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف اپنے اسی مکتوب میں فرماتے ہیں:۔

"مگر یہ بات کہنا سراسر غلط ہے کہ یہاں کے لوگ ان حالات کو نہیں سمجھتے۔ اور سدھارنے کی فکر نہیں کرتے۔ یہ لوگ بڑے فکرمند ہیں۔ ان حالات سے اخباروں میں یہ چیز عام طور سے دیکھنے میں آتی ہے۔"

(صدق جدید لکھنؤ ۲ جنوری)

اس سے ظاہر ہے کہ عورت کی اس حالت کو دیکھ کر فطرت انسانی احتجاج کرتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو آزادی مغربی تہذیب نے عورت کو دی ہے۔ وہ نسل انسانی کے لئے سخت خطرناک ہے۔ اور اگر اس کا علاج جلد نہ کیا گیا۔ تو مغرب بہت جلد تباہی کے گڑھے میں گر جائے گا۔

دوسری طرف انتہائی مشرقی تہذیب نے عورت کو بالکل پا بہ زنجیر کر دیا ہے۔ اس کو محض ایک بے جان "اسباب" کا درجہ دے رکھا ہے۔ اسلام نے بے شک عورت کے لئے پردہ کا حکم دیا ہے۔ لیکن بعض حالتوں میں اس پر اتنی سختی سے پابندی کی جاتی ہے کہ عورت گھر کی چار دیواری سے بھی باہر قدم نہیں رکھ سکتی۔ عورت کو کسی قسم کی تعلیم دلانا گناہ سمجھا جاتا ہے اور سخت ضرورت کے وقت بھی گھر سے باہر قدم نکالنا تو اسکے لئے ناممکن بنا دیا جاتا ہے۔

یہ دونوں حالتیں غیر معتدل ہیں۔ اسلام اعتدال کا دین ہے اور فطرت انسانی کے مطابق ہے۔ اس لئے اگرچہ وہ عورت کو پردے کا حکم دیتا ہے۔ لیکن اسے کسی حق سے محروم نہیں کرتا۔ اس کی جداگانہ ذاتی ملکیت کو تسلیم کرتا ہے۔ اور پردے کی حدود کے اندر مفید تعلیم حاصل کرنے سے نہیں روکتا۔ عورت اور مرد میں جو جنسیت کا فرق ہے اس کو مدنظر رکھا جائے تو اسلام نے عورت کو جو حقوق دیئے ہیں۔ وہ عین فطرت کے مطابق ہیں۔ جنسیت کے فرق نے دونوں کے حلقۂ عمل کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا ہے۔ اگر مرد اور عورت اپنے حلقہ عمل میں باحسن طریق اپنے فرائض ادا کریں، تو انفرادی بھی اور اجتماعی زندگی صحیح لائنوں پر ارتقائی منازل طے کر سکتی ہے۔

افسوس ہے کہ مشرق میں بھی اب یورپ کی دیکھا دیکھی مادر پدر آزادی کی رو چل نکلی ہے۔ چنانچہ ریڈ ٹرکی نیوز کے متعلق ایک خبر ہے کہ

"نو دستور یارٹی کے مقامی دفتر میں آج تقریباً ستوا

(باقی دیکھیں ص ۸)

## یہی ہے مری راحتِ جاودانی

عجب دل کی آنکھوں نے کی ترجمانی
نچوڑوں لہو تو ٹپکتا ہے پانی

بہت کی ہیں دلجوئیاں دوستوں نے
مگر میرے دل کی کسی نے نہ جانی

تری یاد میں روز و شب بیت جائیں
یہی ہے مری راحتِ جاودانی

تھے سب جبر ہائے مجھ پہ تیرے ستم تک
ستم کر گئی ہے تری مہربانی

بنا دی ہے سننے سنانے کے لائق
تمہارے تغافل نے میری کہانی

وہ مجنوں نہیں کوئے لیلیٰ کے قابل
بیاباں کی جس نے نہیں خاک چھانی

تنویر

# پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق

## تقریر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس برموقعہ جلسہ سالانہ

(پانچویں قسط)

یہ کہا جاتا تھا:۔

"بتاؤ کہ آپ کا ایک منتخب شدہ
کم عمر اور کم تجربہ غیر مامور جو
ان کے اکثر کے سامنے طفل
مکتب سے زیادہ حیثیت نہیں
رکھتا کس قطار اور شمار میں ہے"
(رسالہ تقریریں اور ان کا جواب صفحہ)

پس ایک طرف اپنے آپ کو جہاندیدہ اور تجربہ کار سمجھنے والوں کی جماعت تھی جن کا یہ دعویٰ تھا کہ نوے بلکہ پچانوے فیصدی جماعت ان کے ساتھ ہے اور دوسری طرف ایک پچیس سالہ نوجوان جسے بچہ، کم عمر اور کم تجربہ جو ان کے نزدیک ابھی اپنے رشد کو بھی نہیں پہنچا۔ (رسالہ المہدی ص ۳۰-۲۵) جو ابھی ضد اور عزم میں تمیز کرنے کی حد تک نہیں پہنچا" (انکشافِ حقیقت از خواجہ صاحب ص ۹۸) ۲۵ سالہ نوجوان کے ہاتھ میں قوم کی قیادت دینا خطرناک ہے" (پیغام صلح ۱۷ اپریل ۱۹۳۷ء) کہا جا رہا تھا۔ اور اس کی بیعت کرنے والوں کو غلام جن کی کوئی اپنی رائے نہ ہو سمجھا جا رہا تھا۔ ان حالات میں کون یہ خیال کر سکتا تھا کہ وہ شخص جسے ایک بچہ کہا جا رہا تھا اور اس کے ساتھیوں کو غلام کہا جاتا تھا وہ ایک دن عالمگیر شہرت حاصل کرے گا۔ ان حالات کے پیش نظر اس کا زمین کے کناروں تک شہرت حاصل کر لینا یقیناً انسانی طاقتوں سے بالاتر اور خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت کا ایک زبردست نشان ہے۔

اور جیسا کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں مذکور ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ وعدہ دیا تھا کہ "میں تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دوں گا۔ وہ مصلح موعود کے عہد مبارک میں دنیا کے مختلف ممالک میں اور براعظموں کے ایک کنارے سے لیکر دوسرے کنارے تک سلسلہ کی تبلیغ پہنچنے سے پورا ہو گیا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ وعدہ بھی پورا ہو گیا کہ:۔

"میں تجھے زمین کے کناروں
تک عزت کے ساتھ شہرت
دوں گا" (تذکرہ صفحہ ۱۹۱)

اور دعوت کے پہنچانے والے چونکہ حضرت مصلح موعود تھے۔ اسلئے آپ کے حق میں بھی خدا تعالےٰ کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

### بیرونی ممالک میں ہمارے مشن

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عہدِ خلافت میں بیرونی ممالک میں سب سے پہلا مشن مارشیس میں قائم ہوا۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ مارشیس میں اس سرزمین کو

LE BORD DE LE MOND

یعنی دنیا کا کنارہ کہتے ہیں۔ گویا اس مشن کے قیام نے یہ اشارہ کر دیا تھا کہ یہ زمانہ اس پسر موعود کا ہے جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے یہ پیشگوئی فرمائی ہوئی ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

اور اگر کوئی ہندوستان اور دنیا کے نقشہ پر ایک سرسری نگاہ ڈالے تو وہ یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ پیشگوئی اپنے ظاہری لفظوں میں پوری ہو چکی ہے۔

### دنیا کے نقشے پر ایک نظر

مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس پیشگوئی پر روشنی ڈالتے ہوئے سنہ ۱۹۴۳ء کے احمدیہ مشنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھا تھا کہ اگر ہندوستان کا نقشہ سامنے رکھ کر کراچی سے لے کر ڈبرو گڑھ (ملک آسام) تک ایک خط کھینچیں اور پھر سرینگر سے لے کر راسکماری تک دوسرا خط کھینچیں تو صاف نظر آئے گا کہ حضرت مصلح موعود نے ملکوں کے کناروں تک شہرت پائی ہے۔

پھر ایشیاء کا نقشہ سامنے رکھیں اور ایک خط حیفا (فلسطین) سے دمشق (ملک شام) اور دمشق سے بغداد (ملک عراق) اور بغداد سے طہران (ملک ایران) اور طہران سے بخارا اور بخارا سے کاشغر اور کاشغر سے ٹوکیو (ملک جاپان) اور ٹوکیو سے ہانگ کانگ (ملک چین) اور ہانگ کانگ سے بٹاویہ (جاوا سماٹرا) اور بٹاویہ سے کولمبو (سیلون) اور کولمبو سے عدن اور عدن سے پھر حیفا تک خط کھینچیں۔ تو صاف معلوم ہوگا کہ پسر موعود ایشیا کے کناروں تک شہرت پا چکا ہے۔

ان مقامات میں سے حیفا۔ دمشق۔ بغداد۔ بٹاویہ (بلکہ تمام جزائر شرق الہند) کولمبو۔ عدن میں تو جماعتہائے احمدیہ قائم ہیں۔ اور طہران۔ بخارا اور کاشغر۔ ٹوکیو۔ ہانگ کانگ میں سلسلہ کی باقاعدہ تبلیغ کی جا چکی ہے۔

پھر افریقہ کا نقشہ لیجئے اور قاہرہ سے ممباسہ (مشرقی افریقہ) ممباسہ سے لیگوس (نائیجیریا) لیگوس سے سالٹ پانڈ (گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ) اور سالٹ پانڈ سے فری ٹاؤن (ملک سیرالیون) تک خط کھینچئے اور دیکھئے کہ افریقہ کے کناروں تک دعوت مسیح موعود علیہ السلام پہنچا کر یہ فرزند گرامی و ارجمند شہرت پا چکا ہے یا نہیں۔ ان تمام مقامات پر بھی احمدیہ جماعتیں قائم ہیں اور مغربی افریقہ کے ممالک میں ہزاروں ہزار کی تعداد میں احمدی موجود ہیں۔ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ مدرسے جاری ہیں۔ ہمارے بھیجے ہوئے مبلغین کے علاوہ بیسیوں مقامی مبلغین مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت اپنے ہم قوم لوگوں کو پہنچانے میں مصروف ہیں اور یہ تمام جماعتیں اپنے تبلیغی اور تنظیمی اخراجات خود برداشت کر رہی ہیں۔

اب یورپ کے نقشہ کو لے لیں اور لندن (انگلستان) سے میڈرڈ (سپین) تک، اور میڈرڈ سے بلغاریہ (یوگوسلاویہ) اور بلغاریہ سے روما (اٹلی) اور روما سے زیورچ (سوئٹزرلینڈ) اور زیورچ سے وارسا (پولینڈ) اور پولینڈ سے برلن اور ہیمبرگ (جرمنی) اور جرمنی سے سٹاک ہالم (سویڈن سکنڈے نیویا) میں بذریعہ مبلغین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت پہنچائی جا چکی ہے۔ لندن اور پیرس روما۔ وینس اور زیورچ اور ہیمبرگ اور ہیگ وغیرہ شہروں میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خود تشریف لیجا چکے ہیں۔ باقی رہا امریکہ تو شمالی امریکہ کے متعدد شہروں میں اور یونس آئرز ملک ارجنٹائن وغیرہ میں باقاعدہ تبلیغ ہو چکی ہے۔ اور بیسیوں جگہ احمدیہ جماعتیں قائم ہیں۔

یہ تو براعظموں کے کناروں کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت کے پہنچنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اگر الہام کے الفاظ کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ زمین کے کنارے لیں تو اس سے مراد سمندروں کے ساحل ہو سکتے ہیں جہاں سے سمندر شروع ہوتا ہے وہ جیسے سمندر کا کنارا ہوتا ہے اسی طرح وہ خشک زمین کا بھی کنارہ ہوتا ہے۔

سب سے پہلے ہم بحر اوقیانوس شمالی کو لیتے ہیں اسکے ایک کنارے پر یونائٹڈ سٹیٹس آف امریکہ ہے جس میں ہمارے مشن نیویارک، واشنگٹن، پٹسبرگ، ڈیٹرائیٹ اور شکاگو ہیں۔ اور دوسرے کنارے پر جہاں نارتھ سی (بحیرہ شمالی) بحیرہ اوقیانوس میں مل جاتا ہے اس کنارے پر یورپ کے مندرجہ ذیل مقامات پر ہمارے تبلیغی مشن پائے جاتے ہیں۔

سکنڈے نیویا میں ہمارے مشن کا مرکز سٹاک ہالم میں موجود ہے جو سویڈن کا دارالخلافہ ہے۔ جرمنی کے اس علاقہ میں جو بحر اوقیانوس کے کنارے پر ہے۔ ہیمبرگ میں ہمارا مرکز اور مسجد ہے اسکے علاوہ نورمبرگ میں بھی ہمارا مشن ہے اسی طرح ہالینڈ میں ہیگ، اور انگلستان میں لنڈن میں ہمارے تبلیغی مراکز اور مساجد قائم ہیں اور فرانس میں باقاعدہ تبلیغ ہو چکی ہے۔ پھر سپین میں میڈرڈ میں ہمارا مشن قائم ہے۔

اسکے بعد ہم بحر اوقیانوس کا جنوبی حصہ لیتے ہیں اسکے کنارے پر فری ٹاؤن اور بو سیرالیون میں پھر لائیبیریا میں (جو امریکن کالونی ہے) اور کماسی اور سالٹ پانڈ غانا میں جو ابھی آزاد ہوا ہے۔ پھر لیگوس نائیجیریا میں ہمارے مشن قائم ہیں۔

پھر بحیرہ روم کو لیتے ہیں تو اسکے کنارے پر مصر ہے۔ لبنان شام فلسطین اور تیونس ہے۔ پھر روم اور سسلی ہے جہاں کئی سال تک تبلیغ ہو چکی ہے اب وہاں عنقریب مسجد تعمیر کرنے کی تجویز ہے۔ اسکے آگے سوئٹزرلینڈ کا مشن بھی روم سے قریب ہے۔ بحیرہ عرب کو لیں تو اس کے کنارے ایران اور مسقط میں ہمارے مشن ہیں۔ اسکے بعد بحیرہ ہند کو لیجئے۔ اس کے مشرقی حصہ میں سیلون برما، جاوا سماٹرا، سنگاپور ملایا۔ انڈونیشیا (جاکرتا) میں ہمارے مضبوط مشن قائم ہو چکے ہیں۔ بحر ہند کے مغربی ساحل پر مشرقی افریقہ ہے اور جزیرہ مارشیس ہے۔ یہاں پر ٹبورا۔ یوگنڈا۔ نیروبی۔ ممباسہ۔ زنجبار لنڈی میں ہمارے مشن قائم ہیں۔ اس کے بعد بحر الکاہل شمالی سے ملحقہ کناروں پر لاس اینجلز (یونائٹڈ سٹیٹس آف امریکہ) میں ہمارا مشن ہے۔ پھر نیچے جزائر میں فلپائن اور شمالی بورنیو میں بھی ہمارے مشن ہیں اور اس کے بالمقابل جنوبی بحر اوقیانوس کے دوسرے کنارے پر جہاں جنوبی امریکہ ہے وہاں ٹرینیڈاڈ۔ ڈچ گی آنا اور برٹش گی آنا اور گری ناڈا میں ہمارے مشن پائے جاتے ہیں۔

پس جس علامت کو منکرین خلافت کے سابق امیر مصلح موعود کی شناخت کیلئے ایک خاص نشان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کا خلاصہ قرار دے چکے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت محمود مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی ذات میں بکمال وضاحت پوری ہو چکی ہے

## مخالفین کا اعتراف

یہ ایک ایسی ناقابل تردید حقیقت ہے کہ احمدیت کے اشد ترین مخالف بھی اس کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مثلاً مولوی ظفر علی خاں مرحوم نے ۱۹۳۲ء میں لکھا:۔

"یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آتی ہیں اور آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجویٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کانٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ غلام احمد قادیانی کی خرافات واہیہ پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے ہیں"

(زمیندار ۱۹ر اکتوبر ۱۹۳۲ء)

اور مصر کے اشد ترین مخالف اخبار الفتح کے ایڈیٹر نے ۱۳۵۱ھ میں لکھا

"میں نے بغور دیکھا تو قادیانیوں کی تحریک حیرتناک پائی۔ انہوں نے بذریعہ تحریر و تقریر مختلف زبانوں میں اپنی آواز بلند کی ہے اور مشرق و مغرب کے مختلف ممالک و اقوام میں بعرف اپنے کثیر زر اپنے دعوے کو تقویت پہنچائی ہے۔ ان لوگوں نے اپنی انجمنیں منظم کر کے زبردست حملہ کیا ہے۔ اور ایشیا یورپ امریکہ اور افریقہ میں ان کے اپنے تبلیغی مراکز قائم ہو گئے ہیں۔ جو علم و عمل کے لحاظ سے تو عیسائیوں کی انجمنوں کے برابر ہیں۔ لیکن تاثیرات و کامیابی میں عیسائی پادریوں کو ان سے کوئی نسبت نہیں قادیانی لوگ بہت بڑھ چڑھ کر کامیاب ہیں کیونکہ ان کے پاس اسلام کی صداقتیں اور پرحکمت باتیں ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو شخص بھی ان لوگوں کے حیرت ناک کارنامے کو دیکھے گا۔ وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے"۔

(الفتح ۲۷ر جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ القاہرہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت کا دنیا کے کناروں تک پہنچانیکا کام اس پسر موعود نے کیا جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ

"خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہو گا۔ اور مظہر الحق والعلا ہو گا۔ گویا خدا آسمان سے نازل ہوا"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲۸)

اور جو آپ کے مخالف ہوئے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت کو پہنچانے کی بجائے خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے اعلان کر دیا کہ یورپ میں

"دوسرے فرقہ کی بحث کرنا میرے علم اور یقین میں اشاعت اسلام کے لئے سم قاتل ہے"۔

(پیغام صلح یکم مارچ ۱۹۱۴ء)

اور منکرین خلافت نے غیر ممالک میں اسی پالیسی پر عمل کیا اور ۱۹۳۰ء میں پھر یہ اعلان کر دیا۔ کہ

"ہم انگلستان میں لوگوں کو سلسلہ احمدیہ میں داخل کرنے کی کوشش سردست ٹھیک نہیں سمجھتے۔ کیونکہ اس سے وہاں فرقہ بندی کا بازار گرم ہونے کا احتمال ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بلاشبہ ہم حضرت مسیح موعود کا وجود اور دعوے ووکنگ میں نہیں پیش کرتے"

(پیغام صلح ۲۳ر جون ۱۹۳۰ء)

مگر اس پسر موعود نے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور اس سے قومیں برکت پائیں گی۔ اور وہ مصلح موعود ہو گا۔ اس پالیسی کے مخالف یہ اعلان فرمایا:۔

"خدا کرے کہ میرے ہاتھ سے یہ فساد دور ہو جائے اور یہ فتنہ کی آگ بجھ جائے تاکہ وہ عظیم الشان کام جو خلیفہ کا فرض اول ہے۔ یعنی کل دنیا میں اپنے مطاع کی صداقت کو پہنچانا میں اس کی طرف پوری توجہ کر سکوں کاش میں اپنی موت سے پہلے دنیا کے دور دراز علاقوں میں صداقت احمدیت روشن دیکھ لوں۔ وما ذالک علی اللہ ببعید۔

(رسالہ کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے صفحہ ۱۱)

پھر فرمایا

"اس وقت دشمن کہہ رہا ہے کہ اب احمدیت گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ آگے سے بھی زیادہ اسے ترقی دے اور اسلام کے شیدا خوش ہو جائیں کہ اب خزاں کے بعد بہار آنے والی ہے اور مسیح موعود کے وعدوں کے پورا ہونے کے دن آ گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے مامور اور اس کے اول خلیفہ کی دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور ضرور اسلام کی مصیبت کو دور کرے گا پس اللہ تعالیٰ نے اس کام کو پورا کرنے کے لئے میرے دل میں ڈالا ہے کہ میں اب اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے خاص جد و جہد کروں"

(شکریہ اور اعلان ضروری صفحہ ۸)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے منکرین خلافت کی پالیسی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام اور دعوے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کا ذکر نہ کیا جائے کے خلاف آپ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اپنے اس وعدہ کو پورا کیا۔ کہ

"میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔ اور تیرا ذکر بلند کرونگا"۔ (تذکرہ صفحہ ۱۹۱)

اسی طرح جس کے ذریعہ دعوت پہنچائی اس کے بارے میں جو پیشگوئی فرمائی تھی کہ وہ "زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔ بڑی آب و تاب سے پوری ہوئی جس سے اس کا مصلح موعود والی پیشگوئی کا حقیقی مصداق ہونا ظاہر ہو گیا۔

لیکن حاسد منکرین خلافت نے اس علامت سے بھی ہدایت نہ پائی بلکہ ۱۹۴۴ء میں امیر منکرین خلافت نے کہہ دیا۔

"میاں صاحب کہتے ہیں کہ ان کی شہرت دنیا کے کناروں تک پھیل گئی۔ لیکن صرف شہرت تو باکسنگ کرنیوالوں یعنی مکہ ماریوالوں کی بھی پھیل جاتی ہے۔ ایکٹرلیں ایکٹرسوں کی بھی شہرت ہو جاتی ہے۔ دنیا کے کناروں تک ان کا نام پہنچ جاتا ہے۔ چارلی چیپلن کی بھی دنیا میں شہرت ہے یہ تو کوئی فخر کا مقام نہیں

(پیغام صلح ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء)

اللہ تعالیٰ تو مسیح موعود اور مصلح موعود کے زمین کے کناروں تک شہرت پانے کو ایک قدرت کا نشان قرار دیتا ہے اور امیر منکرین خلافت جو پہلے اس علامت کو مصلح موعود کی شناخت کا معیار قرار دیتے تھے پورا ہونے پر یہ کہہ دیتے ہیں کہ شہرت کوئی فخر کا مقام نہیں۔

(باقی)

---

# ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب کی علالت

مکرم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب آف بورنیو کی بیماری کی اطلاع ایک گذشتہ پرچہ چھپ چکی ہے۔ اب تازہ خط سے معلوم ہوا ہے کہ اب نسبتاً آرام ہے۔ چنانچہ تین ہفتوں تک ہسپتال رہنے کے بعد آپ گھر آ گئے ہیں۔ لیکن جسم پر جو چھالے ظاہر ہوئے تھے اور جن میں بعد میں پیپ پڑ گئی تھی باوجود ان کے مندمل ہو جانے کے پھر بھی ان میں شدید قسم کی درد رہتی ہے۔ اور اعصابی دردوں کی وجہ سے بہت بے چینی ہے۔ ساتھ ہی حرارت بھی ہو جاتی ہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نہایت مخلص خادم سلسلہ ہیں۔ آپ کے ذریعہ ہی فلپائن میں بہت سے اشخاص کو قبول اسلام کی توفیق ملی ہے۔ جس کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ پر ذکر فرمایا تھا۔ احباب ان کی صحت کاملہ اور ان کی دیگر پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں

# جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ مستورات کی مختصر روئیداد

## مورخہ ۲۶ دسمبر — پہلا اجلاس

مردانہ جلسہ گاہ سے تلاوت و نظم اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک افتتاحی تقریر کے پروگرام شروع ہوا۔ اس کے بعد مردانہ جلسہ گاہ سے ہی "ذکر حبیب" کے موضوع پر حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی تقریر سنی گئی۔ اس کے بعد محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہمارے جلسہ کی الگ کارروائی شروع ہوئی۔ صدارت کے فرائض محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی نے سرانجام دیئے۔ مبارکہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان کیا کہ حضرت صاحب نے اسلام کے مخالفوں کے براہین قاطع سے منہ بند کر دیئے آپ نے "کسر الصلیب" کے مطابق مسیحیت کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔ اور جسمانی رفع مسیح کو غلط ثابت کر کے کفارہ کی عمارت منہدم کر دی۔ اسلام کو ایک زندہ مذہب ثابت کر دکھایا۔ اور ایک ایسی جماعت کی بنیاد رکھی جو اپنے جان و مال کو دین کی خاطر قربان کرنے کو تیار ہے۔

وقفہ برائے نظم اور اعلانات کے بعد مسز شاہ پرنسپل جامعہ نصرت نے بچے کی تعلیم و تنظیم کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ہر بچہ شروع میں فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد والدین اس کو جس رنگ میں چاہیں ڈھال سکتے ہیں۔ عورت کا اس میں زیادہ حصہ ہوتا ہے۔ بچوں کی صحیح تربیت پر ہی قوم کی ترقی کا دارومدار ہوتا ہے اور اس وجہ سے عورت پر بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ اس ذمہ داری کی وجہ سے یہ نہایت ضروری ہے کہ لڑکیوں کو نفسیات سے واقفیت بہم پہنچائی جائے۔ تعلیم و تربیت کے ایک پہلو یعنی شخصیت کو ترقی دینے پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ماں کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کا خاص خیال رکھے کہ اس کا ماحول پاکیزہ ہو تاکہ اس کے اخلاق بھی پاکیزہ ہوں۔ ماہرین نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ جس بچہ کا گھریلو ماحول خوشگوار ہوتا ہے وہ خوش و خرم صحت مند اور پاکیزہ اخلاق کا حامل ہوتا ہے۔ اس کے برعکس جس گھر میں حالات انتشار پذیر ہوں وہاں بچہ ہمیشہ افسردہ جھگڑالو اور بد اخلاق ہوتا ہے اس لئے ماؤں کا فرض ہے کہ وہ گھر کے ماحول کو ٹھیک کریں اور بچوں کو سختی سے سکھانے کی بجائے محبت سے سمجھائیں۔ ایک ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ یہ احساس کہ والدین کے دل میں ان کی قدر ہے۔ ان میں خود اعتمادی جیسی اچھی عادتیں پیدا کرتا ہے۔ اس کے برعکس حد سے زیادہ پیار بھی بچے کے لئے تباہ کن ہے وہ باغیانہ عادات اختیار کر لیتا ہے میانہ روی کا صحیح اصول ہے۔ تمام بچوں کو ایک ہی طریقہ پر تربیت دینا بھی ٹھیک نہیں کیونکہ طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں۔

ماں کے بعد استاد کا سلوک بچہ کی عادات پر اثر ڈالتا ہے اس لئے استاد کو یہ خیال رکھنا ہوتا ہے۔ آیا وہ تعمیر قوم کا صحیح طور پر حق ادا کر رہا ہے یا نہیں۔

تیسرے درجہ پر دوست ہیں۔ صحبت سے متاثر ہونا قدرتی امر ہے۔ ماں باپ کو یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ زبردستی بچے کے بچوں سے اپنے بچوں کو جدا نہ کریں۔ اس طرح وہ باغی ہو جاتے ہیں۔ احمدی ماؤں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ گھر میں مذہبی ماحول پیدا کریں۔ کیونکہ آجکل سکولوں اور کالجوں میں موجودہ ماحول اس کی بری طاقتوں کو ابھارنے والا ہے۔ چونکہ بچہ فطری طور پر نقال ہوتا ہے۔ اس لئے وہ قدرتاً ماں باپ کی نقل کرے گا۔ حقیقی آزادی کا مطلب یہ ہے کہ بچہ کے احساسات و جذبات کا خیال رکھا جائے۔ ماں باپ کا یہ فرض ہے کہ وہ حقیقی آزادی اور حقیقی تنظیم کو مدنظر رکھیں تادیبی کارروائیوں سے پیشتر ماں، باپ، استاد کو یہ خیال رکھنا ہوگا کہ بچہ میں ضبط کی قوت ہے یا نہیں اس قوت کا پیدا کرنا ان کا کام ہے۔ بچے کو بالجبر اس کے محبوب مشغلوں سے ہٹانا نافرمانی کی روح پیدا کرتا ہے۔ نفسیات کا جاننا عورت کے لئے نہایت ضروری ہے اس کے بغیر وہ صحیح طور پر تعمیر قوم کا فرض انجام نہیں دے سکتی۔

## اجلاس دوم

اجلاس دوم بیگم صاحبہ سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا جو محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے کی۔ بعدہٗ امۃ اللہ بیگم صاحبہ لاہور نے پنجابی نظم سے محظوظ کیا۔ پھر سیدہ نسیم شفیع صاحبہ دہلوی نے چندہ کی اہمیت کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ چندہ ایک پیمانہ قربانی ہے۔ جس سے انسان میں غریبوں اور محتاجوں کی ضروریات کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ قوم کی ضروریات کو پورا کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں متعدد جگہ اس پیمانہ قربانی کا ذکر ہوا ہے صحابہ کے حالات زندگی میں ہم ایسے واقعات مشاہدہ کرتے ہیں جو چندہ اور مالی قربانی سے تعلق رکھتے ہیں اور اب چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے اس میں بغیر لٹریچر کے گذارہ نہیں اس لئے یہ مالی قربانی اور بھی زیادہ ضروری ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنے بڑے تبلیغی کام کو یعنی احمدیت کے پودے کو پھیلانے کے لئے بہت بڑی بڑی مالی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ چندہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے اور دلی سکون کا سرچشمہ اور روحانی اطمینان کا منبع ہے۔

پھر محترمہ امۃ المجید صاحبہ ایم۔ اے نے "عورت کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جوں جوں انسان کا رتبہ بڑھتا جاتا ہے توں توں اس کی ذمہ داری بھی بڑھتی جاتی ہے۔ اسلام سے قبل عورت کا رتبہ ادنیٰ ہونے کی وجہ سے اس کے فرائض اہم نہ تھے۔ لیکن اسلام کی بعثت پر عورت کے درجہ کی بڑائی کے ساتھ ساتھ اس کے فرائض بھی اہم ہوتے گئے۔ قرآن پاک اور حدیث میں جو عورت کے فضائل بیان کئے گئے ہیں ان میں سے ایک عبادت ہے۔ دوسرا اہم فرض بچوں کی خبرگیری ہے۔ اس میں بھی عورت مرد سے زیادہ حصہ لے سکتی ہے۔ اور اس فرض کی ادائیگی کے بغیر کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی

تیسرا اہم فرض مال کی محبت سے گریز ہے۔ کیونکہ مال کو خزانوں میں محفوظ کرنا ایک تو بیکاری پیدا کرتا ہے دوسرے اس سے چندوں میں کمی ہوتی ہے۔ تیسرے ذہن سے بے توجہی پیدا ہوتی ہے

گھریلو معاملات کے بارہ میں عورت کو اپنا دائرہ عمل جو اسلام کی روح ہے مرد کے دائرہ عمل سے جدا ہے اختیار کرنا چاہیئے۔ عورتوں کے مزید فرائض بچیوں کی تربیت وغیرہ ہیں۔ عملی تربیت اولاد عورت کا اولین فرض ہے۔ پردہ عورت کی فطرت کے عین مطابق ہے۔ ایک فرض جو قومی ترقی سے تعلق رکھتا ہے وہ دینی ترقی کا جوش ہے۔ جب تک یہ تمام مستورات میں نہ پایا جائے کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔

پھر محترمہ مبارک بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد عبداللہ خانصاحب نے "اسلام اور احمدیت کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ تمام وہ نبی جنہوں نے دنیا میں اپنا اثر چھوڑا ہے خلافت کا سلسلہ قائم کرتے آئے ہیں۔ اسلام کا غلبہ اور استحکام قرآنی آیت کے مطابق خلافت سے ہی وابستہ ہے۔ تعلیم خداوندی خلفاء کے زمانہ میں ہی لوگوں کے دلوں میں گھر کرتی ہے۔ خلافت نبی کی جماعت کو پراگندہ ہونے سے بچاتی ہے اس کے علاوہ خلیفہ وقت لوگوں میں جوش دینی پیدا کرتا ہے۔ موجودہ حالات میں اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ ہم خلافت کی حفاظت کے متعلق اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے خلافت کا احترام کریں۔

(باقی)

---

## عہدہ داران انصار اللہ کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

انصار اللہ کا نیا سال یکم جنوری ۱۹۵۸ء سے شروع ہو چکا ہے۔ انصار کو نئے عزم کے ساتھ کام شروع کر دینا چاہیئے۔ اس لئے انصار کے جملہ عہدہ داران کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے شعبے کے کام کو جو وہ سرانجام دیا کریں۔ کارگذاری کی ماہوار رپورٹ اپنی مجلس انصار کے زعیم کو دیتے رہیں۔

اور زعیم انصار کا فرض ہوگا کہ وہ ہر ایک شعبہ جات کے متعلق تنظیم انصار کے سلسلہ میں جو کام سرانجام دیا گیا ہو اس کی ایک مکمل ماہوار رپورٹ (اس مجلس کے عہدہ داران نے اور خود جو سرانجام دیں) ہر ماہ کی ۵ تاریخ تک دفتر ہذا میں بالالتزام بھجواتے رہیں۔

تا ان کی کارگذاری مرکز میں ریکارڈ ہو کر اس کا خلاصہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور پیش کیا جا سکے۔ اور تحریک دعا ہو۔ قابل ذکر کارگذاری اگر ضرورت ہو اخبار الفضل میں بھی شائع ہوتی رہے۔

امید ہے عہدہ داران انصار ترسیل رپورٹ میں فروگذاشت نہ ہونے دیں گے۔

نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

# مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحوم کی وفات پر تعزیت کی قراردادیں

## لاہور

جماعت احمدیہ لاہور کے عام اجلاس مورخہ ۵۸/۱/۳ میں جس میں اراکین مجلس انصار اللہ۔ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ اور ممبرات لجنہ اماء اللہ شامل تھیں۔ مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت متفقہ طور پر پاس کی گئی۔

مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی وفات پر جماعت احمدیہ لاہور خلوص دل کے ساتھ گہرے رنج والم کا اظہار کرتی ہے۔

خادم صاحب مرحوم کی زندگی اسلام اور احمدیت کی خدمت کے لئے وقف تھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دلیر سپاہی اور نڈر مجاہد تھے۔

خادم صاحب مرحوم کی وفات کو قومی صدمہ خیال کرتے ہوئے ہماری صدق دل سے نہایت ہی عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خادم صاحب مرحوم پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور جنت الفردوس کے اعلیٰ علیین میں آپ کو اپنے خاص قرب سے نوازے اور آپ کے خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہر طرح ان کا حامی و ناصر اور معین و مددگار رہے۔ آمین

(نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور)

## ملتان

جماعت احمدیہ ملتان شہر کا ایک تعزیتی اجلاس خاکسار کی زیر صدارت بعد نماز جمعہ احمدیہ ہال میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہو گئی۔

یہ اجلاس سلسلہ کے بہادر سپاہی اور حضرت سیدنا مصلح الموعود کے ممتاز خادم مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی بے وقت اور اچانک موت پر سخت دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اجلاس ہذا میں شریک جملہ احباب اللہ تعالیٰ سے جہاں یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ مکرم ملک صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے وہاں وہ یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ کے اندر ایسے وجود زیادہ سے زیادہ پیدا فرمائے۔ تاکہ سلسلہ احمدیہ کی خدمت کا عظیم الشان کام اپنی پوری عظمت اور وقار کے ساتھ جلد از جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنے۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان)

## ڈیرہ غازی خاں

بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ ڈیرہ غازیخاں میں جماعت احمدیہ کا ایک خاص اجلاس زیر صدارت نائب امیر جماعت ڈیرہ غازیخاں منعقد ہو کر بہ اتفاق رائے حسب ذیل حسب ذیل تعزیتی ریزولیوشن پیش ہو کر پاس کئے گئے۔

۱۔ ممبران جماعت ہائے احمدیہ ڈیرہ غازیخاں مکرم جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات کی بیوقت وفات پر دلی افسوس کا اظہار کرتے ہیں جناب خادم صاحب مرحوم اعلیٰ صلاحیتوں اور قابلیتوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بے حد اخلاص اور جوش سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے عطا کیا ہوا تھا۔ اور مرحوم و مغفور کے زبان اور قلم میں بے اندازہ قوت اور اثر ودیعت فرما رکھا تھا۔ اگرچہ گذر اوقات وکالت کر کے کیا کرتے تھے۔ مگر اصل میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرد مجاہد اور پہلوان تھے۔

۲۔ حاضرین جلسہ ہذا جناب مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کے خدمات عالیہ کا دلی خلوص کے ساتھ اعتراف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ پاک ذات ہمارے مرحوم بھائی کو جوار رحمت میں جگہ دے اور اپنے فضلوں کی بارش ان کی روح پر فرمائے رکھے۔ اور مرحوم کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دست بدعا ہیں کہ وہ پاک ذات ان کو صبر عظیم عطا کرے اور مرحوم کے بچوں اور گھر والوں کا خود حامی و ناصر ہو

## اسماعیلہ

جماعت احمدیہ اسماعیلہ مکرم خادم صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔

مکرم خادم صاحب سلسلہ احمدیہ کے ممتاز عالم اور پُرجوش مبلغ تھے۔ آپ نے بچپن سے لے کر وفات تک کا زمانہ خدمت دین میں گذار دیا۔ تقریری۔ تحریری اور تبلیغی میدان میں جو سلسلہ کی خدمات انجام دی ہیں ان کی وجہ سے آپ کا نام زندہ جاوید رہے گا

آپ کئی سالوں سے ضلع گجرات کی احمدی جماعتوں کے امیر رہے۔ آپ کی امارت کے زمانہ میں ضلع گجرات کی احمدی جماعتوں نے نمایاں ترقی کی۔

آج جبکہ جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات خادم صاحب کی لائق قیادت سے محروم ہو گئیں ہیں۔ جماعت احمدیہ اسماعیلہ ضلع گجرات ایک دفعہ پھر آپ کی وفات پر غم زدہ ہے۔

جہاں جماعت احمدیہ اسماعیلہ ضلع گجرات خدا کے حضور دست بدعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ خادم صاحب کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ وہاں ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات کو پھر خادم صاحب جیسا امیر عطا فرمائے۔ جو صحیح معنوں میں خادم بھی ہو اور خالد بھی ہو۔ آمین!

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اسماعیلہ
ضلع گجرات

## کوہاٹ

جماعت کوہاٹ نے نماز جمعہ کے بعد مرحوم خادم صاحب کا غائبانہ جنازہ ادا کیا اور دعا کی۔ خدا تعالیٰ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ان کی دلیرانہ خدمات کا اجر عظیم بخشے۔ اور آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سیکرٹری تبلیغ کوہاٹ

## رائے ونڈ

جماعت احمدیہ رائے ونڈ محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی وفات حسرت آیات پر گہرے دلی رنج والم کا اظہار کرتی ہے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور دعا گو ہے کہ وہ احمدیت اور اسلام کے اس عظیم مجاہد کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمادے اور لواحقین اور احباب جماعت کو صبر جمیل عطا فرمادے

(چوہدری) رشید احمد جاوید
رائیونڈ ضلع لاہور

## ظفروال

جماعت احمدیہ ظفروال کا ایک ہنگامی اجلاس بعد نماز جمعہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔

۱۔ یہ جلسہ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی وفات حسرت آیات پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق ان کی بے لوث اور انتھک خدمت کا اعتراف کرتا ہے۔

یہ جلسہ ان کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمادے
آمین

محمد عبداللہ باجوہ
سیکرٹری اصلاح وارشاد و مال جماعت احمدیہ
ظفروال ضلع سیالکوٹ

## درخواستہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ عرصہ تین ماہ سے بوجہ ملیریا بخار وغیرہ بیمار ہے۔ ابھی تک کوئی آرام نہیں آیا۔ بہت پریشانی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عطا فرمادے۔ آمین (چوہدری مقبول احمد بھٹی لائلپور)

۲۔ میرے والد صاحب محمد رفیق قریشی کلاسوالہ بیمار ہیں۔ احباب کرام بزرگان سلسلہ سے التماس ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے واسطے دعا فرمادیں۔

(محمود احمد قریشی ایجنٹ الفضل کراچی)

۳۔ میری والدہ کئی دنوں سے سخت بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (ایم ایم لطیف چونڈہ)

۴۔ میں نے بی۔ ایس سی (ڈے۔ ایچ) فائنل کا امتحان دیا ہے۔ احباب کرام کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (مسعود احمد ولد ملک عبدالحمید ٹیچر وار برٹن ضلع شیخوپورہ)

**زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔**

# تصدیق شدہ دعاوی پر عارضی امداد کی درخواستوں کیلئے ہدایات

## ضروری مندرجات کو تفصیلات اور کاغذات مکمل بھیجنے چاہئیں

لاہور ۸ جنوری - ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ متعدد اشخاص شہری غیر منقولہ جائیداد کے بارے میں اپنے تصدیق شدہ دعاوی کی بنا پر عارضی امداد کے لئے جو درخواستیں کمشنر بحالیات مغربی پاکستان کو بھیج رہے ہیں وہ نامکمل ہیں اور ان پر کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ اعلان میں مستحق اشخاص کی اطلاع کے لئے کہا گیا ہے کہ انہیں درخواستیں اچھی طرح مکمل کر کے بھیجنی چاہئیں

سرکاری اطلاع کے مطابق درخواستوں کو ذیل کے طریقہ پر مکمل کرنا چاہئیے۔ اور ذیل کی تفصیلات اور کاغذات روانہ کرنا چاہئیں۔

۱۔ درخواست گذار کا نام اور پتہ۔

۲۔ عمر

۳۔ عبوری امداد کے لئے درخواست دینے کی وجوہ (ب) تصدیق شدہ دعوی کی مصدقہ نقل بھی ہمراہ بھیجی جانی چاہیئے جس کی تصدیق مجسٹریٹ درجہ اول یا گزیٹڈ افسر درجہ اول نے کی ہو۔

۵۔ اگر دعویدار ایک سے زیادہ ہوں تو تصدیق شدہ دعاوی میں دعوے دار کا علیحدہ حصہ درج کرنا چاہئیے۔ اگر تصدیق کے حکم میں درخواست گذار کا حصہ علیحدہ مندرج نہ کیا گیا ہو تو تصدیق کرنے والے افسر سے اس امر کا ایک سرٹیفکیٹ ارسال کرنا چاہیئے

۶۔ اگر تصدیق کے حکم میں یہ مندرج نہ ہو کہ دعویدار بیوہ ہے۔ یتیم ہے۔ بوڑھا ہے یا معذور ہے تو اس امر کا سرٹیفکیٹ ارسال کرنا چاہیئے۔

۷۔ درخواست گذار کے ذمہ ایسی سرکاری مواجبات کی رقم درج ہونی چاہیئے جو مہاجر کی حیثیت سے اس کو الاٹمنٹ جائیداد کے کرایہ یا کسی قرضہ یا وظیفہ کے طور پر اس کی طرف بقایا ہے۔ یعنی

(ا) درخواست گذار کو الاٹ شدہ متروکہ یا سرکاری جائیداد یا جس پر وہ قابض ہے اس کے سلسلے میں کرایہ کے بقایا جات

(ب) وظیفہ جو اس کو دیا گیا ہے یا اس کو دیا جاتا ہے۔

(ج) کسی متروکہ جائیداد کے ذریعہ عائد کی گئی یا کی جانے والی رقم اگر کوئی ہو

(د) دیئے گئے قرضہ جات اگر کوئی ہوں کے بقایا جات کی تفصیل۔

(ہ) اس کی منتقل کی گئی کسی جائیداد کے سلسلے میں خرید کے لئے دی گئی رقم اگر کوئی ہو اور اس پر واجب الادا سود۔

(ز) کسی متروکہ جائیداد کے کرایہ دار کی حیثیت سے واجب الادا سود۔

(۸) مندرجہ ذیل امور کے بارہ میں حلفیہ بیان منسلک کئے جائیں

(اول) کہ اس نے مہاجر ہونے کی وجہ سے کسی قسم کا قرضہ۔ وظیفہ یا کوئی نقد رقم حاصل نہیں کی۔

(دوم) کہ اس کے ذمہ کوئی سرکاری واجبات باقی نہیں ہیں اور اگر تھے تو وہ افسران متعلقہ کو ادا کر دیئے گئے ہیں۔

(سوم) کہ اس نے کسی اور افسر کو عبوری امداد کے لئے درخواست نہیں دی۔

(۹) اور کوئی مزید تفصیلات جو درخواست سے متعلق ہوں۔

ایسے اشخاص جنہوں نے ابھی تک عبوری امداد کے لئے درخواست نہیں دی ہے۔ وہ مذکورہ بالا تفصیلات کی روشنی میں درخواست دے سکتے ہیں۔ جن اشخاص نے درخواستیں دے دی ہیں۔ لیکن ان کی درخواستوں میں مندرجہ بالا تفصیلات درج نہیں کی گئی ہیں۔ وہ ایسی تفصیلات خود درخواستوں میں درج کر کے بھیجیں یا کاغذات جو ہمراہ نہیں بھیجے گئے۔ وہ سیکرٹری (شہری) کمشنر بحالیات پونچھ ہاؤس ملتان روڈ لاہور کو اپنی سابقہ درخواستوں کا حوالہ دیتے ہوئے ارسال کر دیں یہ نئے کاغذات کمشنر بحالیات مغربی پاکستان کے دفتر میں سابقہ درخواستوں کے ہمراہ منسلک کر دئے جائیں گے۔

درخواست گذاروں کے لئے یہ بات فائدہ مند ہے کہ وہ اپنی درخواستیں ہر طرح سے مکمل کر کے روانہ کریں۔ ورنہ عبوری امداد کی ادائیگی میں تاخیر ہو گی:

# بین الاقوامی مجلس مباحثہ میں اسلام کی رواداری کا اعتراف

لاہور ۸ جنوری بین الاقوامی اسلامی مذاکرہ میں مصر۔ ایران۔ جرمن۔ امریکہ تھائی لینڈ اور پاکستان کے مندوبین نے اپنے مقالات میں مسیحیت اور دوسرے مذاہب کے بارے میں اسلام کی فقید المثال فراخدلی و رواداری کی تعلیم پر روشنی ڈالی۔ اس سلسلہ میں مفتوحین سے متعدد مسلمان فاتحین کے حسن سلوک کے کئی تاریخی حوالہ جات بھی پیش کئے گئے۔

بعض مندوبین نے اپنے مقالات میں رائے ظاہر کی کہ دنیا میں لادین، اشتراکیت کا دائرہ اثر روز بروز وسیع تر ہونے کے باعث اسلام، مسیحیت اور دوسرے مذاہب کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تمام مذاہب بالخصوص اسلام و مسیحیت کے علمبردار اپنی سابقہ باہمی تلخیوں کو فراموش کر کے روحانیت کی دولت کے تحفظ کے لئے اشتراک عمل و تعاون کریں

مصر کے ایک مندوب ڈاکٹر محمد عبداللہ دراز کے اچانک انتقال کے باعث آج بین الاقوامی اسلامی مجلس مذاکرہ کی صبح کی نشست نہیں ہوئی۔ البتہ سہ پہر باقاعدہ کارروائی ہوئی جس میں ڈاکٹر محمد عبداللہ کے انتقال پر اظہار تعزیت کرنے کے علاوہ تیرہ مندوبین نے "دوسرے مذاہب کے بارے میں اسلام کا رویہ" کے موضوع پر مقالات پڑھے۔ روسی و چینی مندوبین نے آج پہلی مرتبہ اظہار خیال کیا۔ روسی مندوب کے مقالہ میں ہندوستان میں مسلمانوں کی مختلف مذہبی تحاریک کی تاریخ بیان کی گئی۔ اور چینی مندوب کے مقالہ میں صرف یہ بتایا گیا کہ اشتراکی چین میں مسلمان اقلیت کو کس قدر مراعات حاصل ہیں۔

### مرحوم ڈاکٹر عبداللہ دراز

مجلس مذاکرہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہونے پر سب سے پہلے مصر کے مندوب ڈاکٹر محمد عبداللہ دراز مرحوم کا مقالہ پڑھا گیا مرحوم نے اپنے مقالہ میں قرآن کے زریں حکم لا اکراہ فی الدین کی اہمیت پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اسلام کی فقید المثال رواداری کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن نے مسلمانوں کو بت پرستوں کے حقوق کے تحفظ کی بھی سخت ہدایت کی ہے۔ آپ نے کہا کہ اسلام نے انصاف سلامتی اور امن کے تحفظ کے لئے دوسرے مذاہب کے علمبرداروں سے اشتراک عمل سے کبھی بھی تامل نہیں کیا۔ اسلام بنیادی طور پر ایک امن پسند مذہب ہے آج جبکہ دنیا کو تیسری ہولناک جنگ کا خطرہ لاحق ہے تو اسلام کے اصولوں پر عمل کرنے سے دائمی امن قائم ہو سکتا ہے۔

### ڈاکٹر دراز کی میت قاہرہ بھیجدی گئی

لاہور ۸ جنوری۔ پاکستان انٹرنیشنل ایر لائنز کا ایک طیارہ الازہر یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ دراز کی میت لے کر کراچی روانہ ہو گیا۔ جہاں سے اسے قاہرہ لے جایا جائے گا۔ پروفیسر دراز جو بین الاقوامی اسلامی مجلس مذاکرہ میں شرکت کے لئے لاہور آئے ہوئے تھے۔ کل رات حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث انتقال کر گئے تھے۔

### شیخوپورہ میں جرائم کی رفتار

شیخوپورہ ۸ جنوری۔ ضلع شیخوپورہ میں جرائم کا رجحان کم ہو رہا ہے۔ گذشتہ سال اس ضلع میں قتل کی وارداتوں میں قابل ذکر کمی ہوئی ۱۹۵۶ء کے مقابلہ میں ۱۹۵۷ء میں قتل کی ۲۸ وارداتیں کم ہوئیں اور اس کی کو گذشتہ دس برس میں اہم اور قابل تعریف تصور کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ نقب زنی اور مویشیوں کی وارداتوں میں بھی پولیس کے سخت انتظامات کے باعث نمایاں کمی ہوئی۔ مسروقہ مال کی برآمدگی کے سلسلہ میں بھی مقامی پولیس نے ماہ دسمبر کے آخری تین دنوں میں تقریباً آٹھ ہزار روپیہ کا مال برآمد کیا۔

### ڈاکٹر گراہم دوسرے سیاحوں کی طرح مقبوضہ کشمیر میں آسکتے ہیں

نئی دہلی ۷ جنوری مقبوضہ کشمیر کے وزیراعظم بخشی غلام محمد نے کہا ہے ہزاروں سیاح کشمیر آتے جاتے رہتے ہیں اسی طرح ڈاکٹر گراہم بھی یہاں آسکتے ہیں کشمیری عوام کو اس معاملے میں کوئی تشویش نہیں کیونکہ وہ بھارت سے الحاق کا قطعی فیصلہ کر چکے ہیں

سوپور میں تقریر کرتے ہوئے بخشی غلام محمد نے شیخ عبداللہ کی متوقع رہائی کا ذکر کیا آپ نے کہا شیخ عبداللہ کی رہائی کے بعد آسمان نہیں گر پڑے گا ان کی رہائی کے بعد بھی حالات معمول پر ہی رہیں گے"

## شیخ محمد عبد اللہ رہا کر دیئے گئے

### ساڑھے چار سال کی نظربندی کا خاتمہ۔ رہائی غیر مشروط ہے!

سرینگر ۹ جنوری مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم شیخ محمد عبد اللہ تقریباً ساڑھے چار سال کی نظربندی کے بعد کل شام کد جیل سے رہا کر دیئے گئے۔ انہیں ۹ اگست ۱۹۵۳ء کو برطرف اور نظر بند کیا گیا تھا اور بعد ازاں آج تک اُن پر کوئی مقدمہ نہیں چلایا گیا۔ رائٹر کی اطلاع کے مطابق شیخ صاحب کو غیر مشروط طور پر رہا کیا گیا ہے۔ شیخ صاحب کے دو اور رفقاء صوفی محمد اکبر اور خواجہ علی شاہ بھی رہا کر دیئے گئے ہیں صوفی محمد اکبر مقبوضہ کشمیر سے بھارتی پارلیمنٹ کے سابق رکن اور خواجہ علی شاہ محاذ استصواب کشمیر کے دوسرے قائم مقام صدر تھے۔



## بقیہ لیڈر صفحہ ۲

عورتوں نے سرِ عام اپنے برقعے نوچ کر پھینک دیئے۔ اور اس طرح انہوں نے صدر مملکت بورقیبہ کی اپیل کی حمایت کا مظاہرہ کیا، جو حال ہی عورتوں کی آزادی کے حق میں کی گئی تھی! انہوں نے یہ قرارداد بھی منظور کی، کہ وہ دوسری مسلم عورتوں کو بھی سمجھا بجھا کر جدید لباس اختیار کرنے پر آمادہ کرینگی۔"

ٹیونس ایک اسلامی ملک ہے۔ افسوس ہے کہ یورپ کا مرض اس میں بھی پھیل رہا ہے مصر سے بھی ایسی خبریں آتی رہتی ہیں۔ ٹرکی میں تو پردہ بالکل پہلے ہی اٹھا دیا گیا ہوا ہے۔ اسی طرح مشرق وسطیٰ کے تمام ممالک کی حالت ہوتی جا رہی ہے۔ خود پاکستان میں بھی بہت سے اعلیٰ طبقہ کی خواتین پردہ سے باہر نکل آئی ہیں اور کھلم کھلا بازاروں میں بے نقاب چلتی پھرتی ہیں۔ اگر یہ مرض بڑھتا گیا تو یقیناً یہاں بھی امریکہ اور یورپ جیسا حال ہو جائیگا۔ گھریلو زندگی بالکل تباہ ہو جائے گی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس آفت سے محفوظ رکھے۔

## مسٹر میکملن دہلی پہنچ گئے!

نئی دہلی ۹ جنوری۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ہیرلڈ میکملن کل بذریعہ طیارہ لندن سے نئی دہلی پہنچ گئے۔ آپ کامن ویلتھ ملکوں کے پانچ ہفتے کے دورے کے سلسلے میں یہاں آئے ہیں۔

ہوائی اڈے پر بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے بڑی گرم جوشی کے ساتھ مسٹر میکملن کا خیر مقدم کیا۔ مسٹر میکملن نئی دہلی میں چار دن قیام کے دوران بھارتی لیڈروں سے باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلۂ خیال کرینگے۔ آپ ہندوستان کا دورہ کرنے والے پہلے برطانوی وزیر اعظم ہیں۔ توقع ہے کہ آپ صدر انڈونیشیا مسٹر عبد الرحیم سوکارنو سے بھی ملیں گے جو پہلے ہی دہلی پہنچ چکے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴